13835-فتنہ کے وقت علیحدگی اختیار کرنے کا استحباب اور مسلمان کا اپنے دین پر خوف

سوال

میں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی ہے جسے بخاری رحمہ اللہ تعالی نے نقل کیا ہے لیکن میں اس کا معنی نہیں سمجھ سکا ۔
حدیث بالمعنی یہ ہے (ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال اس کی بکریاں ہوں گی وہ فتنہ کی وجہ سے اپنے دین کو بچاتے ہوئے انہیں لے کر پہاڑوں کی طرف نکل جائے گا)
گزارش ہے کہ آپ اس حدیث کے معنی کی وضاحت کریں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

حدیث کی شرح :

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں کئی ایک مقام پر نقل کیا ہے ان میں سے کتاب الفتن میں یہ حدیث نمبر ۔ (7088) ہے جسے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قریب ہے کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال اس کی بکریاں ہوں جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور پانی کی جگہوں پر چلا جائے تا کہ وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچائے) ۔

اور اسی طرح امام مسلم نے بھی صحیح مسلم میں ایسی ہی حدیث بیان کی ہے :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر پوچھنے لگا لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ شخص جو کہ اپنے مال اور جان کو لیکر اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرے

اس شخص نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ مومن جو پہاڑوں کے درمیان گھاٹیوں میں اللہ تعالی کی عبادت کرے اور لوگوں کو شر کی وجہ سے چھوڑ دے ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1888)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : (شعف الجبال) یعنی پہاڑوں کی چوٹیاں اور (شعب) جو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ گھاٹی ہوا سے کہتے ہیں ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا صحیح مسلم کی شرح میں یہ قول ہے کہ : یہاں سے خاص طور پر نفس گھاٹی مراد نہیں بلکہ اس سے مراد انفراد اور علیحدگی ہے اور شعب کو اس لئے ذکر کیا کہ وہ غالب طور پر لوگوں سے خالی ہوتی ہے ۔ اھ

شرح صحیح مسلم للنووی جلد نمبر ۔ (13۔ صفحہ نمبر ۔ 34)

تو یہ حدیث فتنوں کی کثرت کی بنا پر اپنے دین پر ڈرتے ہوئے اس سے بچنے کے لئے لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے اور اوران کے ساتھ میل جول نہ رکھنے کی فضلیت پر دلالت کرتی ہے اس لئے کہ اگر اس نے لوگوں سے میل جول رکھا تو اپنے دین پر قائم نہیں رہ سکتا ۔ وہ ان فتنوں کے سبب مرتد ہوجائے گا یا پھر حق سے ہٹ جائے گا یا شرک میں پڑجائے گا اور یا پھر اس کے ارکان اور بنیادی اشیاء ترک دے گا وغیرہ ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ :

یہ حدیث اس بات کی دلالت ہے کہ جو اپنے دین پر ڈرے اس کے لئے علیحدگی افضل ہے ۔

فتح الباری جلد نمبر ۔ (13۔ صفحہ نمبر ۔ 42)

اور امام سندی نے نسائی کے حاشیہ میں کہا ہے کہ :

اس حدیث میں اس بات کا جواز ہے کہ فتنوں کے دنوں میں علیحدگی اختیار کرنا جائز بلکہ یہ افضل ہے ۔ نسائی حاشیہ سندی جلد نمبر ۔ (8۔ صفحہ نمبر ۔ 124)

اور دوسری حدیث جو ابھی ذکر کی گئی ہے اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدگی اختیار کرنے والے مومن کو فضیلت میں مجاھد فی سبیل اللہ سے کچھ کم درجہ قرار دیا ہے ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں کہا ہے کہ :

علیحدگی اختیار کرنے والا مومن اس لئے پیچھے ہے کیونکہ وہ جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے وہ گناہوں کے ارتکاب سے نہیں بچ سکتا اور ہوسکتا ہے کہ یہ گناہ اس کی ان نیکیوں سے زیادہ ہوجائیں جو کہ اسے لوگوں کے میل جول کیوجہ سے حاصل ہوں ۔

لیکن علیحدگی کی فضیلت فتنوں کے وقت کے ساتھ خاص ہے ۔ اھ

دیکھیں فتح الباری جلد نمبر ۔ (6۔ صفحہ نمبر ۔ 6)

اور فتنوں کے وقت کے علاوہ مسلمان کا اپنے دین کو بچانے کے لئے لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے میں علماء کا اختلاف ہے ۔

جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس وقت لوگوں سے اختلاط اور میل جول رکھنا علیحدگی اختیار کرنے سے بہتر ہے اور ان کے دلائل یہ ہیں :

1۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے سب انبیاء علیہم السلام کا یہی حال تھا اور جمہور صحابہ اکرام رضی اللہ تعالی عنہم بھی اسی طرح تھے ۔

دیکھیں شرح مسلم للنووی رحمہ اللہ تعالی جلد نمبر ۔ (13۔ صفحہ نمبر ۔ 34)

2۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(وہ مومن جوکہ لوگوں سے میل جول اوراختلاط رکھتا ہے اوران کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتراوراجر میں بڑا ہے جوکہ لوگوں سے میل جول اوراختلاط نہیں رکھتااوران کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا)۔

سنن ترمذی حدیث نمبر۔ (5207) سنن ابن ماجہ۔ (493/2) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح ترمذی حدیث نمبر۔ (2035) میں صحیح کہا ہے۔

امام سندی نے سنن ابن ماجہ پر اپنے حاشیہ میں کہا ہے کہ :

(حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لوگوں سے میل جول اور تعلق رکھنے والااوراس پر صبر کرنے والا علیحدگی اختیار کرنے والے سے افضل وبہتر ہے)

ابن ماجہ حاشیہ سندی۔ (493/2)

اورامام صنعانی نے سبل السلام میں کہا ہے کہ :

(اس حدیث میں اس کی فضلیت ہے جوکہ لوگوں سے ایسا میل جول رکھتا ہے جس میں وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرتا رہے اوران سے معاملات میں بھی اچھا سلوک کرے تووہ اس سے افضل ہے جوکہ علیحدگی اختیار کرتااوراس میل جول پر صبر نہیں کرسکتا۔ اھ)

دیکھیں سبل السلام للصنعانی۔ (4/416)

3۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص پہاڑوں کے درمیان گھاٹی میں سے گزراجہاں پرمیٹھے پانی کاچشمہ تھاجوکہ اسے اچھالگا تووہ کہنے لگا : اگرمیں لوگوں سے علیحدگی اختیارکرکے اس گھاٹی میں رہوں لیکن میں یہ کام اس وقت نہیں کروں گا جب تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں تواس نے اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکرکیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ایسا نہ کروکیونکہ تمہارا اللہ تعالی کے راستہ میں رہنااس کے گھر میں نماز پڑھنے سے ستر برس بہتراورافضل ہے کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالی تمہیں بخش دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے ؟ اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کروجس نے اللہ تعالی کے راستے میں اونٹنی کے دودھ دھونے کے درمیانی وقفے کے برابر بھی قتال وجہاد کیااس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔)

سنن ترمذی حدیث نمبر۔ (1574) اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر۔ (1348) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

4۔ مسلمان کالوگوں سے میل جول کی وجہ سے شرعی مصلحتیں حاصل ہوتی ہیں جوکہ بہت نفع بخش ہیں مثلا اسلامی اشعار کاقیام، مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ، انہیں خیر وبھلائی پہنچانا، ان کاتعاون ومدد کرنا وغیرہ، جمعہ اور نماز جنازہ میں حاضر ہونا ذکرواذکاراوروعظ ونصیحت کی مجالس میں حاضری اوربیمار کی تیمارداری کرنا وغیرہ۔۔۔۔

دیکھیں فتح الباری۔ (43/13۔ اورشرح مسلم للنووی۔ 13/34)

اوراللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

اوراللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اورصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر رحمتیں نازل فرمائے آمین ۔

واللہ اعلم.